امامت

اہم ترین مسائل

مؤلف مولانا فرحان قادری برکاتی رضوی سلمہ الباری کا مرتبہ رسالہ مشتمل بہ مسائل امامت وغیرہ بالتفصیل دیکھا، ماشاء اللہ اپنے موضوع پر جامع رسالہ پایا۔ خصوصاً باریک مسائل جن پر آئمہ، خطباء کی نظر نہیں جاتی۔ ان کو بہت باریک بینی سے لکھا اور تحقیق سے لکھا ہے۔ جس سے نا صرف عوام کو فائدہ پہنچے گا بلکہ خواص بھی اس سے مستفیض ہوں گے اور آئمہ کرام، خطباء عظام خوب مستفیض اور مستفید ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو ارشادِ بندگان کا ذریعہ بنائے اور اس کے فیوض و برکات سے ہر قاری و نمازی کو خوب فائدہ پہنچائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین الامین الاشرف الافضل النجیب
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الی یوم الدین وبعدہ

فقط حررہ رئیس المفتین
العبد القاری احمد میاں برکاتی غفرہ الحمید
۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ

فاسق معلن امام نہیں بن سکتا۔

غلام صحابی رسول خالد بن ولید مؤلف خادم اقاء
محمد فرحان قادری
ذات غوری نسبت قادری رضوی جلالی
0310-4661317

خلیفہ مجاز علامہ محمد حسن علی رضوی (میلسی)
رئیس المفتین مفتی احمد میاں برکاتی صاحب
صوفی عبدالمجید قادری صاحب (پنجاب)
مفتی ڈاکٹر انوار رضا صاحب

بسمہ اللہ اولہٗ و آخرہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم
الحمدللہ ۱۳ رمضان ۱۴۴۶ھ
۱۴ مارچ ۲۵-۲ از حضرت مفتی انوار احمد رضا مصطفوی کی
میلسی شریف

امامت کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے میں سے بہتر لوگوں کو امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان نمائندے ہوتے ہیں۔(سنن دار قطنی، فتاوی رضویہ جلد 6، ص 596) حضور ﷺ فرماتے ہیں: جب فاسق کی مدح (تعریف) کی جاتی ہے"رب تعالیٰ" غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ج6 ص672) ایک روایت میں ہے کہ امام کو اس قدر اجر ملے گا جس قدر اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والے سب مقتدیوں کو ملے گا۔(نسائی 364)

مسجد کے امام کو امامتِ صغریٰ کا درجہ حاصل ہے اور اس امامت (یعنی مسجد کے امام) کا مطلب یہ ہے کہ"دوسرے کی نماز کا اس کے ساتھ وابستہ ہونا"(بہار شریعت، ج1، ص560)

امامت اصل حق حضور پُر نور سید المرسلین ﷺ کا ہے کہ نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ انی جاعلک للناس امام

(اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: بلاشبہ میں آپ کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں)(القرآن ۲/۱۲۴)

اب حضور اقدس ﷺ تو نبی الانبیاء و امام الائمہ ہیں۔ ہر عاقل جانتا ہے جہاں اصل تشریف فرما نہ ہو وہاں اُس کا نائب ہی قائم ہوگا نہ کہ غیر اور تمام مسلمان آگاہ ہیں کہ علمائے دین ہی نائبانِ حضور ﷺ ہیں نہ کہ جہال۔تو امامت خاص حق علماء ہے۔اس میں جہال کو اُن سے منازعت کا اصلاً حق نہیں۔لہذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے احق بالامامۃ اعلم قوم (امامت کا حق عالم دین کا ہے) ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ج6، ص514) امام نماز باجماعت میں بندے اور خالق کے درمیان واسطہ ہوا کرتا ہے، واسطہ جس قدر قوی (یعنی مضبوط) ہوگا اسی قدر مفید ہوگا۔لہذا اس سلسلے میں امامت کے بارے میں چند مسائل مذکور ہیں۔

سوال 1: فاسق کی تعریف کیا ہے؟

فاسق وہ ہے جو گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو۔وہی فاجر ہے۔بعض فاجر، خاص زانی کو کہتے ہیں۔فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔اگر وہ فاسق معلن نہ ہو یعنی گناہ چھپ کر کرتا ہو تو اُس کی امامت مکروہ تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ ہے۔اگر

فاسق معلن ہو یعنی گناہ اعلانیہ کرتا ہو تو اُس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔اُس کے پیچھے نماز پڑھ لی تو پھیرنی واجب ہے۔(فتاویٰ رضویہ، جلد 6، ص 601) سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: مسلمان کو سب وشتم (گالی گلوچ) کرنا فسق ہے۔(بخاری شریف) (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، ص 682) حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: جب فاسق کی مدح (تعریف) کی جاتی ہے "رب تعالیٰ" غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 6، ص 672)

فاسق عالم کو مقدم نہ کیا جائے کیونکہ اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً لوگوں پر اس کی اہانت لازم ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ تقدیم فاسق مکروہ تحریمی ہے۔(فتاویٰ رضویہ) فرض کے ایک بار ترک کرنے سے فاسق ہے اور ترکِ واجب کی عادت سے، سنتِ موکدہ حکم میں قریب بہ واجب ہے۔فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور فسق بالاعلان ہو تو اسے امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔مستحب ومباح کے ترک میں کچھ گناہ نہیں۔نہ ان کے تارک کی امامت میں کچھ نقص۔واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ) شریعت فاسق عالم کو پسند نہیں کرتی اگرچہ بڑا ہو۔

یکرہ السلام علی الفاسق: فاسق معلن کو سلام کرنا مکروہ ہے، مزاح کرنے والا، کذاب (جھوٹا) گالیاں دینے والا، اجنبی عورتوں کو دیکھنے والا، گانا گانے والا، کبوتر اڑانے والا، ان سب کو سلام کرنا مکروہ ہے۔(کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیوع)

نوٹ: اس طرح کے بہت سے کام ہیں جو مکروہ تحریمی ہیں ان کے کرنے سے ہماری روحانیت پر اثر پڑتا ہے اور ہم وہ روحانی ترقیاں نہیں کر سکتے، جو ہمیں کرنی ہوتی ہیں، اس زندگی میں، آج علماء بے شمار بن رہے ہیں لیکن "ولایت" کی سرفرازی سے سارے خالی ہیں۔کامل ولی نظر نہیں آتے، کسی کی ولایت پر اتفاق نہیں سوائے چند ہستیوں کے اور جو حقیقی ولی ہے وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہے۔بڑے بڑے رہنما حرام کاموں میں ملوث ہو چکے ہیں پھر بھی دعویٰ ولایت ہے۔بعض علماء اندھی تقلید میں گرفتار ہو چکے ہیں۔بعض لفافوں کے لالچ میں اور بعض تعریفات میں گم ہیں۔حرام وحلال کا لحاظ بھول چکے۔دین کی تبلیغ اب تبلیغ نہ رہی۔کاروبار کا ذریعہ بنا چکے ہیں۔اصلاح کو تبلیغ کا نام دیتے ہیں اور تبلیغ کو بھول چکے ہیں۔عرس میں گم ہیں، دین کی فہم سے دور ہو چکے ہیں۔تجارت

میں 9 حصے برکت ہے۔ اجاروں میں گم ہو گئے ہیں۔

سوال 2: امام کی موجودگی میں امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

اگر کسی مسجد میں امام معین ہے تو امامِ معین امامت کا حق دار ہے اگر چہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم والا اور زیادہ تجوید والا ہو۔ (بہارِ شریعت، ج1، ص 567)

سوال 3: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے اور فاسق کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

امامتِ نماز کے زیادہ لائق وہ شخص ہے جو فقط احکام نماز مثلاً صحت و فسادِ نماز سے متعلق مسائل سے زیادہ آگاہ ہو بشرطیکہ وہ ظاہری گناہوں سے بچنے والا ہو (درمختار) فاسق کی امامت کے مکروہ ہونے کی فقہاء نے یہ علت بیان کی ہے کہ وہ اپنے دین کی تعظیم و اہتمام نہیں کرتا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ امامت کے لئے اس کی تقدیم میں تعظیم ہوگی۔ حالانکہ شرعاً لوگوں پر اس کی اہانت کا حکم ہے۔ واضح رہے کہ جب فاسق دوسروں سے زیادہ صاحب علم ہو تو علت زائل نہیں ہو جاتی۔ کیونکہ ممکن ہے وہ بغیر طہارت کے ہی نماز پڑھا دے۔ بہر حال وہ بدعتی کی طرح ہے اور اس کی امامت ہر حال میں مکروہ ہے۔ فاسق عالم کی امامت مکروہ ہے کیونکہ وہ دین کی اتباع کا اہتمام نہیں کرتا لہٰذا شرعاً اس کی تذلیل واجب ہے۔ فاسق کے امام ہونے میں کراہت تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (نیز یہاں مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے۔ غیبت، جھوٹ، سود، سیاہ خضاب، کبیرہ گناہ، ان سب میں مبتلا شخص فاسق ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 383,382,391) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو اسے کب پہچانیں گے؟ فاجر کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔ (نوادر الاصول للترمذی، فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6)

سوال 4: فاسق کے پیچھے نماز ادا کرنا کیسا؟ نیز زانی سود خور افیون پینے والے کا کیا حکم شرع ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ افیون پینے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، سود لینے والے اور لکھوانے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ زانی فاسق ہے۔ اسے امام بنانا گناہ ہے، فاسق کی تقدیم یعنی اس کو آگے کرنا

مکروہ تحریمی ہے۔ان سب صورتوں میں پڑھی گئی نماز دوبارہ پڑھی جائے۔ان کا پھیرنا واجب ہے۔ ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی سے ادا کی جائے اس کا اعادہ (لوٹانا) واجب ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد6 صفحہ 464,521,525)

سوال5: امامت کے لئے کیا شرائط ہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

مرد غیر معذور کی امامت کروانے کا اہل ہر وہ مسلمان مرد ہے، جو عاقل، بالغ، صحیح القراۃ، شرعی اعذار مثلاً ریح و قطرہ وغیرہ کے امراض سے سلامت ہو، لہٰذا جس کے اندر یہ چھ شرائط پائی جائیں وہ بالغ مردوں کی امامت کروانے کا اہل ہے۔(نور الایضاح مع الطحطاوی)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں: پنجگانہ میں ہر شخص صحیح الایمان، صحیح القرائۃ، صحیح الطہارۃ، مرد، عاقل، بالغ، غیر معذور امامت کر سکتا ہے یعنی اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی اگر چہ بوجہ فسق وغیرہ مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو۔(فتاویٰ رضویہ، جلد6)

سوال6: کیا ایک مسجد میں دو جمعے ادا کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

صورت مسئولہ میں نہیں ادا کر سکتے۔ جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ موکد (لازم) ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔(درمختار، کتاب الصلوۃ، باب جمعہ) دو جمعہ ادا کرنے کا، ایک شہر میں متعدد جگہ جمعہ کے عدم جواز پر بنی ہے۔'' عدم جواز بمعنی گناہ۔ جمع تو جمیع فرائض میں ہے۔ دو جماعتیں بالقصد اس طرح کیں اور کسی فرض کی دو جماعتیں ایک مسجد اور ایک وقت میں بالقصد قیام کرنا ہرگز جائز نہیں۔ایسی تفریق صراحتاً بدعت سیئہ شنیعہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ صفحہ 314-320 جلد نمبر8) یہاں بدعت اس صورت میں ہے کہ وہ دونوں فرائض ایک وقت میں ہوں۔ باقی ایک مسجد میں دو جمعے ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ جمعہ رہ جانے کی صورت میں ظہر ادا کرے گا وہ بھی بغیر اذان تکبیر اور جماعت کے بغیر ظہر ادا کریں۔ نیز ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کو بالکل توجہ نہیں یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا جمعہ قائم کر لیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے، اس لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب

سے بڑا فقیہ سنی صحیح العقیدہ ہو، احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے۔ لہذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں، عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کرلیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 8) پہلا جمعہ صحیح ادا ہولیا ورنہ مسجدِ واحد میں تعدد جمعہ کہاں؟ (فتاویٰ رضویہ جلد 8 ص 318)
تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 8 صفحہ 314 ملاحظہ فرمائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم

سوال 7: جمعہ کی نماز کا امام کون بن سکتا ہے اور عالم دین کے ہوتے ہوئے غیر عالم کا امام بنانا کیسا؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

صورتِ مسئولہ میں عالمِ دین ہی کو امام جمعہ بنایا جائے اور معتمد مفتی کی اجازت سے امام جمعہ مقرر کیا جائے۔ مسلمانو! نماز کا حکم شرعی ہے، احکام شرع کے مطابق ہی ہوسکتی ہے۔ کوئی خانگی (گھریلو) معاملہ نہیں کہ جس نے جب چاہا کرلیا۔ حکم شرعی یہ ہے کہ امامت جمعہ کے لئے سلطان اسلام یا اس کا نائب یا اس کا ماذون (سلطان نے اجازت دی ہو) شرط ہے۔ اور جہاں سلطانِ اسلام نہ ہو، عالمِ دین فقیہ معتمد اعلم بلد (شہر کا بڑا عالم) کے اذن (اجازت) سے امام جمعہ وعیدین مقرر ہوسکتا ہے اور جہاں یہ بھی نہ ہو وہاں مجبوری کی وجہ سے، جسے عام مسلمین منتخب کرلیں وہ امامت جمعہ یا عیدین کرسکتا ہے۔ حدیقہ ندیہ میں ہے: جب زمانہ کامل سلطان سے خالی ہوجائے تو معاملات علماء کے سپرد ہوں گے اور امت پر علماء کی طرف رجوع لازم ہوگا اور علماء والی بن جائیں گے اور جب علماء کا کسی ایک معاملہ پر اجماع واتفاق مشکل ہوجائے تو لوگ اپنے اپنے علاقے کے علماء کی اتباع کریں۔ اگر علاقے کے علماء کی کثرت ہو تو پھر ان میں سے بڑے عالم کی اتباع کریں (فتاویٰ رضویہ جلد 6، ص 636-635) لہٰذا عوام کو ان شرعی معاملات میں کوئی دخل نہیں یہ کام علماء کے سپرد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال 8: مسجد یا فنائے مسجد کو گھر یا رہنے کی جگہ بنا سکتے ہیں؟ مسجد یا فنائے مسجد میں بعوض مال کے تعویذ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

عوضِ مالی پر تعویذ دینا بیع ہے اور مسجد میں بیع وشراء، ناجائز ہے۔ حجرہ فنائے مسجد ہے اور ''فنائے مسجد'' کے لئے حکمِ

مسجد ہے۔عالمگیریہ میں بھی منع (لکھا) ہے۔مسجد کے منتظم کے لئے جائز نہیں کہ وہ ''مسجد'' یا فنائے مسجد میں دوکانیں یا رہائش گاہ بنائے، کیونکہ جب مسجد دوکان یا رہائش گاہ بن جائے تو اس کا احترام برقرار نہیں رہتا اور یہ جائز نہیں۔''فنا'' مسجد کے تابع ہے۔لہذا اس کا حکم مسجد والا ہی ہوتا ہے۔محیط سرخسی میں یونہی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 96-95) یہ بات تجربہ سے بھی ثابت ہے جن مساجد میں حجرہ وغیرہ ہوتے ہیں، عوام تو درکنار امام و موذن بھی ادب نہیں کرتے۔یہاں تک مشاہدہ ہے کہ مسجد یا فنائے مسجد میں مٹی یا کوئی ایسی شے جو مسجد کی صفائی میں رکاوٹ ہے ان کو صاف تک نہیں کرتے۔وہ حجرے کو گھر کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ لہذا جس طرح دنیا کی نوکری میں اکثریت طور پر نہ گھر دیا جاتا ہے نہ حجرہ، مسجد میں بھی گھر و حجرہ نہ دیا جائے۔تاکہ مسجد کا تقدس خراب نہ ہو، خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے دل میں عملاً مسجد کی صفائی کا خیال تک نہ گزرے۔

سوال 9: ایک شخص مسخرہ ہے فحش گالی کے ساتھ مذاق کرتا رہتا ہے۔ایسے کو امام بنانا کیسا ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

ایسے کو امام بنانا گناہ، اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(فتاویٰ رضویہ، جلد 6، ص 603)

سوال 10: جو شخص زنا کرتا ہو اور اس کا ثبوت بھی ہو گیا ہو تو جو اس کے پیچھے نماز پڑھیں وہ ہوئیں یا نہیں؟ نیز کوئی زانی توبہ کرلے اور لوگ اس کی توبہ کو نہ مانیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

زنا کا ثبوت سخت دشوار ہے جسے عوام ثبوت سمجھتے ہیں وہ اوہام ہوتے ہیں۔جب تک اس کی یہ حالت نہ تھی اس وقت تک اس کے پیچھے نماز میں کوئی حرج نہ تھا، ان کے اعادہ کی بھی حاجت نہیں۔فانہ ان کان فاسقا غیر معلن فما الکراھۃ الا تنزیھیۃ (کیونکہ اگر وہ فاسق غیر معلن ہو تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے (یعنی گناہ نہیں) جب بعد توبہ صلاح حال ظاہر ہو اس کے پیچھے نماز میں حرج نہیں۔اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہ بخشتا ہے۔ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفو عن السیات (وہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف کرتا ہے) جو لوگ توبہ نہیں مانتے گنہگار ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 606-605)

سوال 11: بے ضرورت لوگوں سے سوال کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنا کیسا؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

بے ضرورت سوال حرام ہے۔ ایسا شخص فاسق معلن ہے اسے امام بنانا گناہ ہے، اس (امام) کے پیچھے عالم و جاہل سب کی نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 595)

سوال 12: ایک شخص مسجد کا امام ہے وہ مختلف طریقوں سے روزی کماتا ہے، مردہ نہلانا، سوم میں قرآن مجید پڑھنا، ان کاموں کی وہ اجرت لیتا ہے اور سود بھی لیتا ہے، ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

سود لینا گناہ کبیرہ ہے۔ یوں ہی جس ناجائز طریقہ سے روزی حاصل کی جائے وہ یا وہ سرے سے خود ہی کبیرہ ہوگا، یا بعد عادت کے کبیرہ ہو جائے گا۔ "تلاوتِ قرآن کریم" پر اجرت لینا ہی ناجائز ہے۔ کما حققہ السید المحقق الشامی فی رد المختار و شفاء العلیل۔ مذکورہ فقیر نے اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ قبر کھودنے کی اجرت لینے میں دو صورتیں ہیں اگر یہ فعل اسی شخص پر موقوف نہ ہو اور لوگ بھی ہیں کہ یہ نہ کرے تو وہ کر سکتے ہیں جب تو ان پر اجرت لینی جائز ہے اور اگر خاص یہی شخص یا جنازہ اٹھانے کو یہی دو چار شخص ہیں کہ یہ نہ کریں تو کام نہ ہوگا تو اجرت لینا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6، صفحہ 485)

سوال 13: ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو حافظ قرآن و فارسی بھی جانتا ہو لیکن مغلظات بولتا ہو، موذن سے سخت کلامی کے ساتھ ساتھ اس کے حسب و نسب پر طعن کرتا ہو، ایسے شخص کو امام بنا سکتے ہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔ مسلمان سے بلا وجہ شرعی کینہ و بغض رکھنا حرام ہے اور بلا مصلحت شرعیہ تین دن سے زیادہ ترک سلام و کلام حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: بغض نہ رکھو، حسد اور غیبت نہ کرو اور اللہ کے بندے بن کر بھائی بھائی ہو جاؤ" (بخاری) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: حیا ایمان کا حصہ ہے اور بے حیائی نفاق کا حصہ ہے" (ترمذی) بالجملہ شخص مذکور فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی یعنی پڑھنا منع ہے اور پڑھ لی ہو تو پھیرنی واجب۔ لو قدموا فسقا یاثمون۔ "اگر لوگوں نے فاسق کو

مقدم (امام) کیا تو وہ گناہ گار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 527-526)

سوال 14: جس کی عورت بے پردگی کرتی ہو، باریک دوپٹے پہنتی ہو، کلائیوں پر دو کھلی چوڑی آستینوں کے باہر رکھتی ہو اور یہ شخص منع بھی نہ کرتا ہو اس شخص کو امام بنانا کیسا؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

ایسے شخص کو امام بنانا گناہ ہے جبکہ اس کی عورت کلائیاں کھولے باہر پھرتی ہو گرمیوں میں باریک کپڑے پہنے نکلتی ہے جن سے بدن چمکتا ہے اور اس کا شوہر ان احوال سے واقف ہو کر کامل بندوبست نہیں کرتا تو وہ دیوث ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اسے امام بنانا گناہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6، صفحہ 526)

سوال 15: ایک عالم شریف ہے لیکن سید نہیں جبکہ ایک عالم رذیل ہے جاہل ہے یا کم نجیب الطرفین کی موجودگی میں ان دونوں قسموں کے عالموں سے کون زیادہ مستحق امامت ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب: صورتِ مسئولہ میں عالم بہرحال زیادہ مستحق امامت ہے، جبکہ مبتدع (بدمذہب) فاسق معلن نہ ہو اور دونوں عالموں میں جسے علم، نماز و طہارت میں ترجیح ہو وہ مقدم ہے اور اس میں مساوی (برابر) ہوں، تو قرات و ورع (تقویٰ) و سن (عمر) وغیرہ مرجحات (اولیت) کے بعد شریف نسب سے ترجیح دی جائے گی۔ عالم رذیل کہنا بہت سخت لفظ ہے۔ عالم کسی قوم کا جو اگر عالم دین ہے۔ ''اللہ'' کے نزدیک ہر جاہل سے اگرچہ کتنا ہی شریف ہو افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں۔ القرآن 9/39) مطلق فرمایا کہ جو عالم نہیں عالم کے برابر نہیں ہو سکتا اس میں تخصیص نسب وغیرہ کی نہ فرمائی۔ واللہ اعلم (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 576)

سوال 16: ہند میں بہت سے لوگ مسجد میں اذانیں دے لیتے ہیں، ایسوں کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

الحمدللہ! یہاں اس سنت کریمہ کا احیاء رب العالمین نے اس فقیر (احمد رضا) کے ہاتھ پر کیا، مطلقاً موذنوں کو مسجد میں اذان دینے سے ممانعت ہے۔ جمعہ کی اذان ثانی، بحمد اللہ تعالیٰ'' منبر کے سامنے دروازہ مسجد پر ہوتی ہے جس طرح زمانہ ''حضور پرنور سید عالم ﷺ'' وخلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں ہوا کرتی تھی۔ ذلک فضل

اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم والحمد للہ رب العالمین (فتاویٰ رضویہ جلد 8 ص 503-502)

نوٹ: ہماری ڈتل شاہ بخاری مسجد میں اذان مسجد کے باہر، اور خطبہ کی اذان دروازے پر، اور بغیر مائیک کے نماز ادا ہوتی ہے اور ہماری مسجد کے امام سے یہ بھی طے ہے کہ وہ فوٹو بازی اور سیلفی بازی سے باز رہے گا، کسی بھی کبیرہ گناہ میں ملوث دیکھا تو امامت سے فارغ کر دیا جائے گا۔

سوال 17: رشوت اور سود لینے والے کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

سود اور رشوت لینے کے باعث نہ صرف فاسق بلکہ "عباد اللہ" پر ظلم ہے۔ ایسے فساق سے اظہار بغض ونفرت پر سلف صالحین کا اجماع قائم ہے۔ امام محمد بن محمد بن محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں: علمائے سلف کی روش گناہ کرنے والوں کے ساتھ اظہار بغض میں مختلف رہی ہے لیکن ظالموں اور بدعتیوں کے خلاف بغض کرنے پر سب کا اتفاق ہے اور جو کوئی گناہ کر کے "اللہ تعالیٰ" کی نافرمانی کرتا ہے اس کی کاروائی دوسروں تک متجاوز ہوتی ہے تو اس کے یہاں کھانے سے اور زیادہ احتراز کرنا چاہئے خصوصا اس کے ساتھ کھانے سے "واللہ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 628)

سوال 18: جس امام سے جماعت کے بعض آدمی ناراض ہو اور بعض خوشامد کرتے ہوں تو ایسے (امام) کی اقتدا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

رنجیدگی دیکھی جائے گی، اگر اس (امام) میں کسی قصور شرعی کی وجہ سے ہے تو اسے امام بنانا گناہ ہے اور بحکم حدیث اس کی نماز مقبول نہیں ہوگی اور اگر اس (امام) میں کوئی قصور شرعی نہیں تو اس کی امامت میں کوئی حرج نہیں اور ان رنج رکھنے والوں پر وبال ہوگا۔ کما نص علیہ فی الدر المختار۔ بلکہ یہاں تک ذکر ہے: امام میں کسی بھی قسم کی بد مذہبی نہ ہو، نہ اس کی طہارت یا قرات یا اعمال وغیرہ کی وجہ سے کوئی کراہت، تو بلا وجہ امام کو معزول کرنا ممنوع ہے حتیٰ کہ حاکم شرع کو اس کا اختیار نہیں دیا گیا۔ "ردالمختار" میں ہے: بغیر کسی وجہ کے قاضی مقرر امام کو معزول نہیں کر سکتا۔ واللہ

اعلم ورسولہ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 582-575)

سوال 19: امامت کا مستحق زیادہ بہتر کون ہے اور کیا بالغ شخص جس کی داڑھی نہیں آئی اس کے پیچھے نماز ادا کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

نماز میں امامت کا زیادہ حق دار عالم دین ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ''اگر تمہیں اپنی نماز مقبول ہونا منظور ہے تو چاہیے کہ تمہارے علماء تمہاری امامت کریں۔ (طبرانی رواہ مرثد غنوی) امامتِ نماز کے زیادہ لائق وہ شخص ہے جو فقط احکام نماز مثلاً صحت وفساد نماز سے متعلق مسائل سے زیادہ آگاہ ہو بشرطیکہ وہ ظاہری گناہوں سے بچنے والا ہو۔ جو شخص ''سنت'' سے زیادہ واقف ہو، وہ امامت کے لئے سب سے بہتر ہے۔ ''بالغ بچے کے پیچھے نماز پنجگانہ پڑھنا جائز ہے داڑھی مونچھ شرط صحتِ امامت نہیں، بلوغ درکار ہے۔ چودہ سال کی عمر کا لڑکا جب کہے کہ میں بالغ ہوں اس کا قول واجب القبول ہے اور اسے بالغ مانا جائے گا اور اس کے پیچھے نماز جائز ہوگی۔ لہٰذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے۔ بے شک جو عالمِ دین کے مقابل جاہلوں کو امام بنانے میں کوشش کرے وہ شریعت مطہرہ کا مخالف اور اللہ ورسول'' سب کا خائن ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ 625,389,385,382)

سوال 20: اگر کوئی سنی عالم مسجد میں وعظ کہے تو کوئی شخص ناخوش ہوتا ہے اور شریک بھی نہیں ہوتا، علمائے اہلِ سنت کی اہانت کرتا اور ان پر جھوٹ و بہتان باندھتا ہے اور عوام کو ان کے عقیدے سے باز رکھنا اس کا شیوہ ہے۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

ایسا شخص فاسق ہے۔ اللہ عزوجل ورسول ﷺ کی نافرمانی وناراضی کے باعث خلق خدا کو گمراہ کرنا راہ حق سے پھیرنا علماء اہلِ سنت کی اہانت وتحقیر، ان پر افتراء و بہتان، اللہ عزوجل ورسول ﷺ جن کی تعظیم کا حکم دیں، خلق خدا کو ان کی عقیدت سے باز رکھنا یا فحش گالیاں دینا موجب فسق ہے۔ اگر یہ کام مسجد میں کرتا ہو جہاں دنیا کا مباح کلام بھی نیکیوں کو ایسا کھا جاتا ہے جیسے لکڑی آگ کو۔ کما ورد الحدیث عن رسول اللہ ﷺ۔

وعظِ علماء سے ناخوش ہونا اور انہیں وعظ سے منع کرنا ظلمِ عظیم ہے حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: کون زیادہ ظالم ہے اس سے جو روکے اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے کہ ان میں ذکر کیا جائے اس کا نام اور کوشش کرے ان کے ویران ہونے میں (القرآن) اسی طرح وعظ علماء کو مکروہ سمجھ کے نہ سننا اور وہاں سے چلے جانا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور کون زیادہ ستم گر ہے اس سے جو نصیحت کیا گیا اپنے ''رب'' کی آیتوں سے، تو ان سے منہ پھیر لیا اور بھول گیا جو آگے بھیجا اس کے ہاتھ نے، بے شک ہم نے کردیئے ان کے دلوں پر پردے، اس کے سمجھنے سے اور ان کے کان میں ٹینٹ ہے (القرآن) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے عرشِ الٰہی کانپ جاتا ہے اور حق سبحان وتعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ (شعب الایمان) (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 456-445)

سوال 21: مسجد میں شور اور باتیں کرنا کیسا ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

مسجد میں شور کرنا حرام ہے اور دنیوی بات کے لئے مسجد میں بیٹھنا حرام اور نماز کے لئے جا کر دنیوی تذکرہ مسجد میں مکروہ اور وضو میں بے ضرورت دنیوی کلام نہ چاہئے اور غیبت کرنے والوں اور تہمت اُٹھانے والوں منافقوں مفسدوں کو نکلوادے، جبکہ فتنہ نہ اُٹھے ورنہ خود ان کے پاس سے اُٹھ جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 8 ص 112)

سوال 22: محراب میں کسی آدمی کا نام لکھنا کیسا؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر جبکہ محراب سے اونچا ہوگا نماز میں اس پر نظر پڑنے کی کوئی وجہ نہیں، نماز میں سجدہ کی جگہ نظر رکھنے کا حکم ہے اور اوپر نگاہ اُٹھانا تو جائز ہی نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ، جلد 23، ص 389) اس مسئلے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک عام آدمی کا نام محراب پر لکھنا جائز ہے تو پھر ''نعلین نبی کریم ﷺ لگانے سے جو لوگ منع کرتے ہیں وہ حد سے بڑھتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ فتاوی رضویہ درست طریقے سے پڑھ لیں۔

سوال 23: کیا مسجد میں کسی کافر حربی کا لے جانا جائز ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

مسجد میں کسی کافر حربی کا لے جانا مطلقاً ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 21، ص 267)

سوال 24: جمعہ وعیدین میں سجدہ سہو کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

علماء نے جمعہ وعیدین میں جبکہ جمع عظیم کے ساتھ ادا کئے جائیں بخوفِ فتنہ سجدہ سہو کا ترک اولی رکھا ہے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد 8 ص 178)

سوال 25: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید بدمذہبوں کے ہاں اعلانیہ کھاتا ہو اور بدمذہبوں سے میل جول رکھتا ہے مگر خود سنی ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

الجواب بعون الملک الوھاب: اس صورت میں وہ فاسق معلن ہے اور امامت کے لائق نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ نمبر 625)

سوال 26: کوئی امام مسجد ٹی وی کے پروگرام کو حلال سمجھتا ہو ٹی وی سیٹ گھر میں رکھتا ہو، دلیل یہ دیتا ہو کہ حرمین کے ائمہ دیکھتے ہیں، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

الجواب: ایسے شخص کو مستقل امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔ مگر ٹی وی کا پروگرام دیکھنا دلیل نہیں ہوتا۔ حرمین کے ائمہ کا دیکھنا دلیل نہیں، ایسا شخص گناہِ کبیرہ کا مرتکب، لہو ولعب میں شامل، احکام شرع سے غافل اور فاسق معلن ہے۔ اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھ لی تو اس کا اعادہ واجب ہے۔ غنية المستملی میں ہے: ”لو قدموا فاسقا یا ثمون“ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ”فی تقدیمه تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعا“۔ پھر اس دورِ فتن میں کہ دینداری مفقود اور تغافل موجود ہے۔ علم کسی کی سند نہیں۔ حکمِ شرع سند ہے۔ (فتاویٰ خلیلیہ جلد نمبر 1 صفحہ 338)

نوٹ: فتاویٰ کا خلاصہ لکھا گیا ہے۔ تصویر بنوانے والا بھی فاسق ہے ایسے امام کے پیچھے بھی نماز مکروہ تحریمی ہے یہاں نکتہ قابلِ ذکر جو محسن، اُستاد کے والد محترم خلیل ملت حضرت علامہ مولانا مفتی خلیل خاں قادری برکاتی رضوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ ”علم کسی کی سند نہیں، حکم شرع سند ہے“ اب چاہے کوئی عالم ہو یا مفتی، علم سند نہیں۔
واللہ اعلم ورسولہ اعلم

سوال 27: کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرح متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام مذہب حنفی امامت کر رہا ہے اور اس کے مقتدی کل حنفی ہیں اور ان میں چند اشخاص غیر مقلد شریک ہو کر آمین بالجہر ورفع یدین کریں تو اس صورت میں نماز حنفی میں نقص واقع ہوتا ہے یا نہیں؟ کہ نماز مکروہ ہوتی ہے یا فاسد؟

الجواب:

غیر مقلدین زمانہ بحکم فقہاء وتصریحاتِ عامہ کتب فقہ کافر تھے ہی، جس کا روشن بیان رسالہ ''الکوکب الشھابیہ ورسالہ السیوف و رسالہ النھی الاکید وغیرہ میں ہے اور تجربہ نے ثابت کر دیا کہ یہ ضرور منکرانِ ضروریاتِ دین ہیں اور اُن کے منکروں کے حامی وہمراہ۔ تو یقیناً قطعاً اجماعاً اُن کے کفر وارتداد میں شک نہیں، اور کافر کی نماز باطل۔ تو وہ جس صف میں کھڑے ہوں گے اتنی جگہ خالی ہوگی اور صف قطع ہوگی اور قطعِ صف حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جو صف کو ملائے اللہ اپنی رحمت سے اُسے ملائے اور جو صف قطع کرے اللہ اپنی رحمت سے اُسے جدا کرے۔''

تو جتنے اہلِ سنت اُن کی شراکت پر راضی ہوں گے یا باوصفِ قدرت منع نہ کریں گے سب گناہ گار ومستحق وعیدِ عذاب ہوں گے اور نماز میں بھی نقص آئے گا کہ قطع صف مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایک ہی صف ہو اور اس کے کنارہ پر غیر مقلد کھڑا ہو تو اس صورت میں فی الحال قطع صف نہیں مگر اس کا احتمال واندیشہ ہے کہ ممکن کہ کوئی مسلمان بعد کو آئے اور اُس غیر مقلد کے برابر یا دوسری صف میں کھڑا ہو تو قطع ہو جائے اور جس طرح فعلِ حرام، حرام ہے یونہی وہ کام کرنا جس سے فعلِ حرام کا سامان مہیا اور اُس کا اندیشہ حاصل ہو وہ بھی ممنوع ہے ولہذا احدود اللہ میں فقط وقوع کو منع نہ فرمایا بلکہ اُن کے قرب سے بھی ممانعت ہوئی کہ تلک حدود الله فلا تقربو ھا۔ ''یہ اللہ کی حدود ہیں ان کے قریب نہ جاؤ''۔ ابن حبان کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔ ''نہ اُن کے جنازہ کی نماز پڑھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو۔'' بدمذہبوں کے ساتھ نماز نہ پڑھو واللہ تعالی اعلم

سوال 28: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کوئی شخص مصلے نماز کے لئے وقف کرے تو کیا اس مصلے کو مسجد میں کسی دوسرے کام میں لے سکتے ہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

وہ مصلی اگر واقف نے صرف امامت کے لئے وقف کیا ہے تو امام وغیر امام کوئی اُسے دوسرے کام میں نہیں لاسکتا ہے اگرچہ صراحۃ یا وہاں کے عرف کے سبب دلالۃ ممانعت ہو اور اگر صرف امام کے لئے بطور مذکور وقف ہوا ہے تو امام اس پر نوافل بھی پڑھ سکتا ہے دوسرا کچھ نہیں۔اور اگر عام طور پر وقف ہوا یعنی صراحۃ تخصیص ہے نہ دلالۃ تو غیر وقت امامت میں ہر شخص اس کو فراض ونوافل سب کے کام میں لاسکتا ہے بلکہ درس وتدریس کے بھی۔ کما فی القنیہ (جیسا کہ قنیہ میں ہے) واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ، ج6،ص 514)

سوال 29: ماں باپ کو تکلیف دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

ایسا شخص سخت فاسق و فاجر مرتکب کبار، مستحق عذاب نار، غضب جبار ہے۔ماں کو ایذا دینا سخت کبیرہ گناہ ہے۔حدیث پاک میں: تین شخص جنت میں نہیں جائیں گے ان میں سے ایک وہ جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔) المعجم الکبیر حدیث 13180) ایسا شخص قابلِ امامت نہیں ہوسکتا، کیونکہ امامت کے لئے اس کو مقدم کرنے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً اس کی اہانت لازم ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔(فتاویٰ رضویہ، ج6 ص 557-558)

سوال 30: کیا دیوبندی امام کے پیچھے نماز ہوجائے گی؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنا باطل محض ہے۔فرض سر پہ رہے گا۔ایسا کرنے کا عظیم گناہ اس کو ملے گا۔(فتح القدیر) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل بدعت کے پیچھے نماز جائز نہیں۔(فتاویٰ رضویہ، جلد 6 ص 573)

سوال 31: اگر کسی شخص کا ہاتھ شل ہو جائے اور وہ اپنا ہاتھ وقتِ تکبیرِ تحریمہ کان کی لو تک نہیں پہنچا سکتا، اس صورت میں اس کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب: جائز ہے۔ بلکہ اگر وہ عالم ہے تو قوم سے زیادہ وہی امامت کا مستحق ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، ص 576)

سوال 32: کوئی شخص عیسائی و یہودی کی تابعداری کرتا ہو وہ امامت کے لائق ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

تابعداری نصاریٰ کی ہو، ہنود کی ہو یا مسلم کی۔ حلال میں حلال، حرام میں حرام اور کفر میں کفر۔ جو کفر میں کسی کی تابعداری کرے وہ کافر ہے۔ اس کے پیچھے نماز باطل ہے۔ جو حرام میں کسی کی اتباع کرے وہ فاسق ہے۔ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ جو حلال میں اتباع کرتا ہے اُس پر الزام نہیں نہ ہی اُس کی امامت میں کوئی حرج ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، ص 587)

سوال 33: ایک شخص چوڑی کا کاروبار کرتا ہے اور عورتوں کو چوڑی پہناتا ہے۔ ایسے شخص کو امام بنانا کیسا ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

بلاشبہ اجنبیات کو چوڑی پہنانا، اُن کی کلائی کا دیکھنا یا ہاتھ کا مَس کرنا حرام ہے اور اس کا پیشہ رکھنے والا فاسق معلن ہے اور اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ پڑھنی گناہ ہے اور پھیرنا واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، ص 591)

سوال 34: کوئی شخص مسجد میں گالیاں دیتا ہو، بیت اللہ کی بے ادبی کرتا ہو، نصیحت کرنے والوں کو گالیاں دیتا ہو، ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

مسجد میں گالی دینا بھی بیت اللہ کی بے ادبی ہے۔ نصیحت کرنے والوں کو گالی دینا بھی زیادہ خبیث ہے۔ باطل پر اعانت حرام ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: گناہ اور زیادتی پر باہم تعاون نہ کرو۔ (القرآن) ایسا شخص جس کی امامت شرع میں منع ہے اُس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6 ص 595)

سوال 35: کبیرہ گناہ کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

کبیرہ گناہ پر وعیدِ نار و دوزخ ہے۔کبیرہ گناہ کا اعلانیہ مرتکب فاسق و معلن ہے۔فاسق و معلن کو امام بنانا گناہ ہے۔اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (فتاوی رضویہ جلد 6، ص 600)

سوال 36: قرآن مجید بغیر کسی سے پڑھے، پڑھانا کیسا ہے؟ اگر کوئی معلم خود کرسی پہ بیٹھے اور قرآن پڑھنے والے شاگرد نیچے بیٹھے ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

قرآن مجید بے پڑھے کوئی شخص صحیح نہیں پڑھ سکتا۔جس نے قرآن مجید نہ پڑھا اور استادوں سے صحیح نہ کیا اُسے جائز نہیں کہ اوروں کو پڑھائے، نہ لوگوں کو جائز ہے کہ اس سے پڑھیں یا اپنی اولاد کو اس سے پڑھوائیں وہ سب گنہگار ہوتے ہیں۔جو معلم ایسا ہو کہ آپ اور اس کے یار دوست چارپائیوں اور کرسیوں پر بیٹھیں اور قرآن مجید نیچے زمین پر رکھا ہو اگر اس سے مراد حقیقتاً زمین پر رکھنا ہے اور وہ لوگ ایسا کرتے ہیں تو ان کے اسلام میں کلام ہے۔مسلمان ہرگز ایسا نہ کرے گا۔یہ وہی کر سکتا ہے جس کے دل میں قرآن مجید کی عزت اصلاً نہ ہو اور جس کے دل میں قرآن مجید کی اصلاً عزت نہ ہو وہ مسلمان نہیں۔اور اگر یہ مراد ہے کہ پڑھنے والے لڑکے زمین پر بیٹھتے ہیں اور قرآن مجید رحل پر یا ان کے ہاتھوں یا گود میں ہے اور یہ معلم وغیرہ ان سے اونچے بیٹھتے ہیں تو جب بھی سخت بدکار، نانجار، فساق فجار، مستحق عذاب نار و غضبِ جبار ہیں۔اور اگر قصداً جان بوجھ کر کیا تو گویا توہین استخفاف شان قرآن مجید ایسا کرتے ہیں تو آپ ہی کفار ہیں۔بہرحال ایسے معلم سے پڑھنا پڑھوانا حرام ہے اور اس کے پاس بیٹھنا جائز نہیں۔واللہ اعلم (فتاوی رضویہ)

سوال 37: تصویر بنانے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

حدیث شریف میں ہے: ان اشد العذاب یوم القیامۃ المصورون۔ بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصورین پر ہوگا۔تصویر بنانا حرام ہے۔(ردالمحتار) اما فعل التصویر فحرام

بالاجماع ۔یعنی تصویر بنانا بالاجماع حرام ہے اور اس کی کمائی ناجائز ہے۔از قلم تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ۔علامہ محمد بن عمر الشہیر با بن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جہاں تک تصویر بنانے کا تعلق ہے تو وہ مطلقاً جائز نہیں ۔''اللہ تعالیٰ'' کی تخلیق کے ساتھ مشابہت ہے ۔(رد المختار، کتاب الصلوۃ)سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معظم دینی کی تصویر وبال عظیم ہے،تصویر کی حرمت ہونے کی علت ''تخلیق الٰہی'' سے مشابہت ہے،تصویر کیمرہ سے بنائی جائے یا کسی اور شے سے یہ حرام ہے،تصویر عکسی بھی حرام ہے، پھر ایک حدیث پاک لکھی۔''قاتل اللہ'' اللہ تصویر بنانے والوں کو ہلاک کرے(فتاویٰ رضویہ جلد 24)امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے قول پر فتویٰ دینے کے بعد کوئی حدیث میرے فتویٰ کے خلاف ہو تو میرا قول دیوار پر دے مارو(اعلام الموقعین)امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب صحیح حدیث مل جائے تو وہ ہی میرا مذہب ہے(اعلام الموقعین)یہ امام اصل مفتی مجتہد ہیں جبکہ آج کے دور کے مفتی ناقل اور ناقل مفتی کو فتویٰ نقل کرنے کی اجازت ہے نہ کہ اجتہاد کرنے کی، دوسری بات حرام کام میں اجتہاد واجماع قیاس نہیں ہوتا،سب سے بڑی بات،تصویر احادیث پاک میں حرام قرار دی گئی ہے۔لہٰذا اس دور کے کسی بھی مفتی کی بات ماننا واجب نہیں ہے،اس طرح کے حرام مسائل میں جن کو حلال کیا جارہا ہے،جبکہ انہیں اجتہاد کی بھی اجازت نہیں،لہٰذا خود بھی حرام سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

سوال 38: کسی مالدار کی تعظیم کرنا کیسا ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

جس نے کسی مالدار کی اس کے سرمایہ دار ہونے کی وجہ سے عزت وتواضع کی اس کا دو حصے ''دین'' ضائع ہوگیا۔(فتاویٰ رضویہ جلد 21،ص 266)نوٹ: اس دور میں غور کیا جائے تو یہ بیماری مذہبی لوگوں میں بھی پائی جاتی ہے۔یہاں تک کہ وہ دولت مند حرام کام کا مرتکب ہوتا ہے اس سے دعا کرائی جاتی ہے،صدارت دی جاتی ہے،مہمان خصوصی بنایا جاتا ہے،مذہبی حلقوں میں بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

تکمیل مطالعہ

بروز بدھ ۳ شوال ۱۴۴۶ھ
۲ اپریل ۲۰۲۵

سوال 39: کیا تصویر کھنچوانے والا بھی فاسق ہے اور کیا تصویر میں کوئی قید وغیرہ ہے جس کی وجہ سے تصویر جائز ہو جائے؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

تصویر بنانے والا شخص فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی یعنی پڑھنی منع ہے اور پڑھ لی تو پھیرنی واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج6) علامہ شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں: تصویر بنانا مطلقاً جائز نہیں اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے مشابہت ہے۔ اسی میں بحرالرائق سے نقل ہے کہ تصویر سازی ہر حال میں حرام ہے کیونکہ اس میں تخلیق الٰہی سے مشابہت ہے، خواہ یہ کام کپڑے پر ہو یا کسی اور چیز پر مثلاً بچھونا، درہم، دینار، برتن، دیوار، اور کاغذ وغیرہ۔ جب حرام ہونے کی علت اور وجہ "بناوٹ الٰہی" کے ساتھ مشابہت ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ قلم سے تصویر بنائی جائے یا عکسی چھاپ سے۔ کیونکہ علت سب جگہ موجود ہے۔ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب پانے والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی صفت پیدائش (بناوٹ) سے مشابہت کرتے رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 24 صفحہ 564-565)

سوال 40: زید اعلم بالسنۃ، عالم باعمل سماع بالمزامیر سنتا ہے اس کی امامت جائز ہے اور اس کی امامت میں کراہت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب: مزامیر حرام ہیں ان کا سننا عالم باعمل کا کام نہیں۔ "کما بیناہ فی اجل التحبیر فی حکم السماع بالمزامیر" میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر اعلانیہ اس کا مرتکب ہوا سے امام نہ کریں اور کراہت سے کسی کا حال خالی نہیں۔ واللہ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 596)

نوٹ: ہمارے علمائے کرام اس دور کے مزامیر کرانے والوں کا رد شروع کر دیں اور ایسے لوگوں کی محفل میں جانا چھوڑ دیں تو وہ وقت دور نہیں، ان فاسقین سے ہمارا معاشرہ صاف ہو سکتا ہے اور سنیت پر اعتراض کرنے والے خاموش ہو سکتے ہیں، ہمیں ان لوگوں سے بہت نقصان پہنچا ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کی اصلاح کے لئے جاتے ہیں لیکن آج تک یہ اصلاح نہیں کر پائے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: منفعت ناجائز کو جائز نہیں کرتی۔

(بقیہ ٹائیٹل کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں)

سوال 41: امام کی اتفاق سے ایک وقت کی نماز قضا ہوگئی تو وہ نماز پڑھا سکتا ہے یا دوسرا شخص کھڑا ہو؟

الجواب بعون الملک الوھاب: وہی امامت کرے جبکہ قصداً نہ کی ہو اور اگر قصداً کی اگرچہ اتفاق سے تو فاسق ہو گیا۔ اگر توبہ نہ کرے تو دوسرا شخص امامت کرے'' کیونکہ نماز قضا کر دینا سخت حرام گناہ کبیر ہے۔ واللہ اعلم (فتاویٰ رضویہ جلد 6 ص 545)

سوال 42: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اگر امام نماز پڑھائے جماعت کی اور ''اللہ'' آواز سے کہے اور ''اکبر'' نہ کہے کہ کسی مقتدی کو سنائی نہ دے جائز ہے یا نا جائز؟

الجواب بعون الملک الوھاب: ''اللـــہ اکبر'' پورا باآواز کہنا مسنون ہے۔ ''سنت'' ترک ہوئی نماز میں کراہت تنزیہی آئی مگر نماز ہوگئی۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6 ص 380)

سوال 43: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز کی اجرت نہ معین کر کے لینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب: اجرت مقرر کر کے نماز کا پڑھانا درست ہے مگر بچنا بہتر ہے اللہ کے واسطے پڑھائے اور نمازی اسے حاجت مند دیکھ کر اللہ کے لئے اس کی اعانت کریں۔ یہ واضح کرلیا جائے کہ امامت کی اجرت نہ لی جائے گی یوں بلا دغدغہ (بغیر خوف کے) حلال طیب ہے۔ لان النفی الصریح یزیل حکم دلالۃ الحال فان الصریح یفوق الدلاۃ کما قاضی خان (کیونکہ صراحۃ نفی دلالت حال کو زائل کر دیتی ہے کیونکہ صراحت دلالت سے فوقیت رکھتی ہے)۔

واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ) واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم ﷺ

فطرہ اس پر واجب ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ہر مسلمان پر فطرہ واجب نہیں ہے۔

(بہارِ شریعت)

نوٹ: جو لوگ چندہ کرتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ غریب مسلمانوں کے گھروں پر نہ جایا کریں اور نہ انھیں مجبور کیا کریں بلکہ انھیں یہ بتائیں کہ وہ اپنی رقم اپنے بچوں کو کھلائیں کہ یہ افضل ترین صدقہ ہے۔

 Deen or Awam ki Khidmat
 Ishqe Mustafa
Syed Ibrahim Ibne Mustafa
 Quran Tarjuma Wa Tafseer
0321-3052682